إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ

بریلوی مذہب

اور

اسلام

ترتیب وتالیف
فاضل محمد انور کلیم

مکتبہ دار العلوم فیض محمدی
خالد آباد فیصل آباد

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (القرآن)

بریلوی مذہب

اور

اِسلام

تالیف و ترتیب

فاضل محمدؐ انور کلیم

ناشر

مکتبہ دار العلوم فیض محمدی رجسٹرڈ اہل السنۃ والجماعۃ

قیمت — خالد آباد ———— فیصل آباد — ۲۵ روپے

یعنی صلوٰۃ الخوف کا وجود فقط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود ہونے تک ہی تھا اور بس،

بالفرض اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ اپنی امت میں حاضر و ناظر رہنا تھا تو پھر اس اختلاف کے کیا معنی ہے

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب راچہ گناہ

۷۔ قال لا تخافا انّنی معکما اسمع واریٰ، (۴۶ طٰہٰ ۲۰)

اللہ نے فرمایا کہ تم ڈرو نہیں میں بھی تمہارے ساتھ ہوں سنتا بھی ہوں اور دیکھتا بھی۔

اس آیت میں جہاں ہر وقت ساتھ رہنا صرف اللہ رب العزت ہی کی خصوصیت ذکر فرمائی گئی ہے وہاں یہ بات بھی پوری صراحت اور وضاحت کے ساتھ بتادی گئی ہے کہ حاضر و ناظر، کوئی قرآنی یا اسلامی اصطلاح نہیں بلکہ یہ نفسانی یا رضا خانی اصطلاح ہے۔ اس لئے کہ قرآن مجید میں آرسانے کے ساتھ ناظر ذکر فرمایا گیا ہے، نہ کہ حاضر،

مگر اعلیٰ حضرت بریلوی اور انکی ذریت ہے کہ برملا حاضر و ناظر ہی آلاپے جارہی ہے، اور قرآن ان دونوں کے برخلاف وھو معکم اینما کنتم کے فیصلہ کن اعلان کی داد ہر قاری و سامع سے لئے جارہا ہے۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا،

قارئین کرام!

ہمارے نقطۂ نظر سے تو مسئلہ حاضر و ناظر کی ایجاد ہی معراج النبیؐ،

ہجرت النبیؐ، اور غزوات النبیؐ وغیرہ کے اہم اور مہتم بالشان واقعات کے انکار کے لئے کی گئی ہے ورنہ حاضر و ناظر کو معراج، ہجرت اور غزوات وغیرہ سے کیا نسبت!

اللہ رب العزت بالاتفاق ہر وقت ہر جگہ موجود ہیں — بھلا کبھی کسی نے اللہ رب العزت کی نسبت بھی یہ سنا یا پڑھا ہے کہ وہ ذات والاصفات فلاں لڑائی میں شریک ہوئی اور فلاں میں نہیں، فلاں فلاں جگہ کا انہوں نے سفر کیا ہے اور فلاں فلاں جگہ نہیں۔ فلاں شہر اللہ رب العزت کا دار الہاجرت ہے۔ اور فلاں شہر نہیں،

قارئین کرام!

یہ بے معنی بلکہ بیہودہ تقریر اور تحریر آپ نے کبھی بھی نہ سنی ہوگی اور نہ پڑھی ہوگی اس لئے کہ وہ ذات والاصفات تو ہر جگہ اور ہر وقت موجود ہے۔ اور ہر وقت، ہر جگہ موجود رہنے والی ذات کی طرف ایسی باتوں کی نسبت بلاشبہ بیہودگی ہے۔ بخلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ان کا معراج کو جانا، پھر واپس تشریف لانا، ہجرت فرمانا، اور غزوات میں شرکت فرمانا وغیرہ وغیرہ ایسے عنوانات ہیں جن پر ارباب سیر نے مستقل طور پہ ابواب قائم فرمائے، اور انکی تفصیلات کو نہایت محنت اور جانفشانی سے مدلل اور مستند انداز میں قلم بند فرمایا —

مورخین کی ان کوششوں کا مقبول اور محمود ہونا موقوف ہی اس پر ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر و ناظر ہونا تسلیم نہ کیا جائے۔

جمہور اہل السنت والجماعت کا اس پر اتفاق ہے کہ روضۂ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم — عرش بریں سے بھی زیادہ افضل ہے۔

ع۔ ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر

اُس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ روضہ اطہر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس ہر وقت موجود ہیں ——— بخلاف اللہ رب العزت کے کہ وہ فقط عرش پر ہی نہیں بلکہ ہر وقت اور ہر جگہ موجود ہے — عرش غیر عرش کی کوئی تخصیص نہیں۔

البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ عرش دوسری جگہوں کی نسبت اُس کے جلال اور جمال کا مظہر ضرور ہے، مگر اُس کی ذات کا مسکن اور مستقر نہیں۔ کیونکہ وہ تو ہر وقت ہر جگہ موجود ہے۔ حضرت سلطان العارفین فرماتے ہیں کہ ؎

نال یقین کمال مکمل ایہہ گل ثابت ہو ئی
دونہیں جہانیں حاضر و ناظر اللہ بھاج نہ کوئی

ایک سوال :- ہمارا اعلیٰ حضرت بریلوی اور ان کی ذریت سے سوال ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کی کیفیت متعین کریں اور بتائیں کہ

۱- حضور صلی اللہ علیہ وسلم جسمانی طور پر حاضر و ناظر ہیں — یا روحانی طور پر ؟

۲- علمی طور پر حاضر و ناظر ہیں — یا ذکر و شہرت کے طور پر ؟

۳- اللہ رب العزت کی طرح حاضر و ناظر ہیں — یا کرشن کنہیا اور شیطان کی طرح ؟- معاذ اللہ۔

۴- ہمیشہ سے اور ہمیشہ حاضر و ناظر ہیں — یا کبھی کبھی حاضر و ناظر ہوتے ہیں !

۵- حاضر و ناظر ہونا یہ اُن کے اپنے اختیار اور قدرت میں ہے — یا کہ اللہ کی مرضی اور مشیت سے بلا اختیار اور بلا اطلاع ہنگامی طور پر بطور معجزہ یا کرامت حاضر و ناظر کر دیئے جاتے ہیں ؟

قارئین کرام !

آپ دیکھیں گے کہ جتنے منہ اتنی باتیں، جتنی قلمیں اتنی دواتیں، ہر ایک

[جو]اب دوسرے سے مختلف اور ہر ایک کی تعبیر دوسرے سے علیحدہ ؎

اک سوال اور سینکڑوں ان کے جواب
ہم سے کچھ غیروں سے کچھ دربان سے کچھ

[یہ] ہے اعلیٰ حضرت بریلوی بانی بریلوی دین و مذہب کا دین اور مذہب جو [ا]ن کی اپنی کتابوں سے ظاہر ہے، جس پر مضبوطی سے قائم رہنے کو وہ ہر فرض [سے] اہم ترین فرض قرار دے رہے ہیں۔ ؎

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

[حر]ف آخر:- اب ہم زیر بحث مسئلہ کو مسلم شریف کی ایک روایت اور فتاویٰ بزازیہ کی ایک عبارت پر ختم کرتے ہیں — [جو] بحث مسئلہ میں حرف آخر کی حیثیت رکھتی ہیں ملاحظہ ہو۔

[رو]ایت: وددت انا قد راینا اخواننا قالوا اولسنا اخوانک [ی]ارسول اللہ قال انتم اصحابی واخواننا الذین لم یأتوا بعد [ف]قالوا کیف تعرف من لم یأت بعد من امتک یا رسول اللہ۔

(مسلم شریف ص۱۲۶ ج ۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میری خواہش تھی کہ ہم [اپ]نے بھائیوں کو دیکھا ہوتا، صحابہ نے عرض کیا کہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ؟ [فرمایا تم] تو میرے صحابی ہو، اور بھائی وہ ہیں جو ابھی تک دُنیا میں آئے نہیں، [صحابہ] نے عرض کیا کہ جو ابھی تک آئے نہیں، آپ ان کو قیامت کے دن کیسے [پہچانی]ں گے ؟

[قارئی]ن کرام ! بالفرض اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہوتے، یا حاضر نہیں